السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

فاروق آباد سے سعید ساجد دریافت کرتے ہیں کہ اگر مقتدی دوران نماز جماعت سے ملے تو کیا اسے تکبیر تحریمہ کے بعد سینے پر ہاتھ باندھ کر شامل ہوجانا چاہیے یا جس حالت میں امام کو پائے اسی حالت میں شریک ہوجائے، نیز جو امام بار بار وعدہ خلافی کرتا ہو کیا اس کے پیچھے نماز پڑھنا درست ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

حدیث میں ہے کہ نماز میں داخل ہونے کا ذریعہ تکبیر تحریمہ اور اختتام السلام علیکم کا کہنا ہے، اب اگر کوئی مقتدی اپنے امام کو بحالت قیام پاتا ہے تو اسے چاہیے کہ تکبیر کہہ کر امام کے ساتھ قیام میں شامل ہوجائے اور سینے پر ہاتھ باندھ لے اور اگر کوئی امام کو بحالت رکوع یا سجدہ یا بحالت جلوس پاتا ہے تو اسے چاہیے کہ تکبیر کہہ کر امام کی ہی حالت اختیار کرلے، اسے سینے پر ہاتھ باندھنے کی ضرورت نہیں ہے، ہمارے ہاں نماز میں شمولیت کے لئے جن غلطیوں کو دھرایا جاتا ہے ان میں سے ایک یہ ہے، اس لئے مقتدی کو اس بات کا خیال رکھنا چاہیے کہ امام کس حالت میں ہے تاکہ وہ تکبیر تحریمہ کے ذریعے نماز میں داخل ہوکر امام کی اسی حالت کو اختیار کرے جس حالت میں اسے پاتا ہے۔

حدیث میں ہے کہ امامت کے لئے اپنے سے بہتر کا انتخاب کرنا چاہیے، وعدہ خلافی کرنا بہت بڑا جرم ہے بلکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اہل نفاق کی علامت قرار دیا ہے، جو امام بار بار وعدہ خلافی کرتا ہے اسے اس جرم کا احساس دلانا چاہیے، اگر توجہ دلانے کے باوجود وعدہ خلافی سے باز نہیں آتا تو اسے امامت سے معزول کردینا چاہیے، البتہ اس کے پیچھے نماز ہوجاتی ہے کیوں کہ محدثین اور ائمہ کرام نے مرتکب کبیرہ کے پیچھے نماز ادا کرنے کو جائز قرار دیا ہے، اسے بنیاد بنا کر جماعت میں کسی قسم کے انتشار کی بنیاد نہ رکھی جائے، افہام و تفہیم کے ذریعے معاملات کو سلجھایا جائے۔ مساجد کے ائمہ کرام کو چاہیے کہ وہ اپنے منصب کے تقدس کا خیال رکھیں اور ایسے کام سے اجتناب کریں جس سے یہ تقدس مجروح ہوتا ہو اسے مقتدیوں کی اصلاح کرنی چاہیے نہ کہ وہ خود ان کے سامنے قابل اصلاح بنتا چلا جائے۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاوی اصحاب الحدیث

جلد:1 صفحہ:103